إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۱۹

یوم جمعہ

جلد ۲۸	۱۳ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش	۹ شعبان ۱۳۵۹ھ	۱۳ ستمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۰۹

مسئلہ اجرائے نبوّت اور غیر مبایعین

غیر مبایعین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح معنوں میں خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے۔ زبان سے تو کہا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر اس کے معنے وہ کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معنوں کے خلاف ہیں چنانچہ اخبار "پیغام صلح" ۸ ستمبر میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"سب مسلمان اور حضرت مسیح موعودؑ خاتم النبیین کے یہی معنے کرتے رہے۔ کہ نبیوں کو ختم کرنے والا" "مگر" میاں محمود احمد صاحب نے خاتم النبیین کے الفاظ تو برقرار رکھے۔ اور معنے کر دیئے اجرائے نبوت کے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُہر سے نبی بنا کریں گے"۔ ان کے نزدیک یہ "مغالطہ آفرینی" "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے کہیں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امتِ محمدیہ میں نبوت کے اجراء کو تسلیم نہیں فرمایا:۔

اس اعتراض کے جواب میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات پیش کر دی جائیں۔ اور اس امر کا فیصلہ انصاف پسند ناظرین پر چھوڑ دیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امتِ محمدیہ میں اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ یا نہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸)

۲۔ "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

۳۔ "چشمۂ مسیحی" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"وہ (یعنی مخالف لوگ) اقرار رکھتے ہیں۔ کہ موسٰے نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اسی کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسٰی کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم اولادِ نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار ہوتی۔ محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کی رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا غرض اس آیت کے یہ معنے تھے۔ جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے"۔

۴۔ "ڈاکٹر ڈوئی کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں اسلام کے غلبہ کے لئے دُعا کرتے ہوئے حضورؑ نے یہ الفاظ فرمائے۔ کہ "اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر۔ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) "جبکہ خدا تمہیں تاکید کرتا ہے کہ پانچ وقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وُہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو لہذا ضرور ہُوا۔ کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ صـ۲۲)

(۶) تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" صـ۲۵

(۷) "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وُہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔" (صـ۳ حاشیہ)

(۸) اسی طرح فرماتے ہیں۔

"ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبیوں کے آنے کو تسلیم فرماتے ہیں۔ اور اسے نہ صرف "خاتم النبیین" کے خلاف نہیں سمجھتے۔ بلکہ مسئلہ اجرائے نبوت کا ثبوت لفظ خاتم النبیین سے ہی پیش فرماتے ہیں۔ اور انقطاع نبوت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک قرار دیتے ہیں۔ کیا اس قدر تصریحات کے بعد بھی کہا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسئلہ نبوت کے باب میں "مغالطہ آفرینی" کی مرتکب ہو رہی ہے؟

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ تبوک ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن بھر اسہال کی شکائت رہی۔ اور اس وقت سر درد کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ حرم ثالث کو بھی نسبتاً آرام ہے ✽

وی پی آرہے ہیں

حسب اعلانات سابقہ ۱۱ ستمبر کو وی۔پی ڈاک خانہ میں دے دیئے گئے ہیں۔ جن احباب کی طرف سے ۱۰ ستمبر تک چندہ آچکا تھا۔ یا وی۔پی رد کرنے کی اطلاع مل گئی تھی انہیں وی۔پی نہیں بھیجے گئے۔ دوسرے تمام دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ضرور وی۔پی وصول فرمالیں۔ موجودہ سخت مالی مشکلات کے زمانہ میں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وی۔پی واپس کرکے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ مینیجر

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

قرضہ وظائف تعلیمی کی خاطر خواہ واپسی نہ ہونے کے متعلق سب کمیٹی مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء مطابق ماہ امان ۱۳۱۹ھش نے سفارش کی تھی۔ کہ نظارت بیت المال اس بارہ میں زیادہ توجہ اور جدوجہد کرے۔ اور جو لوگ ادا نہیں کرتے۔ ان کے خلاف محکمہ قضا سے ڈگری حاصل کرے۔ اگر پھر بھی کوئی مدیون پرواہ نہ کرے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے لئے رپورٹ کی جائے۔ اور بصورت عدم ادائیگی واصلاح عدالتی کارروائی کی جائے۔

لہذا ایسے تمام احباب کو جن کے ذمہ قرضہ وظائف تعلیمی واجب الادا ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے قرضہ کو حسب معاہدہ جلد بے باق فرمائیں۔ ورنہ خلاف ورزی معاہدہ کی صورت میں ان کے خلاف کسی اقدام پر انہیں شکائت کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ناظر بیت المال

جماعت مبلغین میں داخلہ کے متعلق اعلان

جو طلباء جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ (مبلغین کلاس) میں داخل ہونا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس ۱۲ ستمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ تبوک ۱۳۱۹ھش تک پرنسپل جامعہ احمدیہ کے پاس بھجوا دیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

کتاب "ضرورۃ الامام" کی سپلائی

احباب کے اصرار پر دفتر مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کے سہ ماہی امتحان کا نصاب "ضرورۃ الامام" سپلائی کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اعلیٰ کاغذ والی کتاب کی قیمت ۲؍ اور وزن ۱½ چھٹانک ہے۔ ادنیٰ کاغذ والی کتاب کی قیمت ۱؍ اور وزن ۱ ایک چھٹانک ہے۔ محصولڈاک پہلی چھٹانک کا ۶؍ اور ہر زائد چھٹانک کا ۳؍ اور نصف کا ۳؍ ہے۔ احباب اس کتاب کی جتنی جلدیں خرید فرمانا چاہیں ان کی قیمت اور مندرجہ بالا حساب کے مطابق خرچ محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر یا بصورت ٹکٹ ڈاک ارسال فرمادیں۔ ہم صرف ان آرڈروں کی ہی تعمیل کرا سکیں گے۔ جن کے ساتھ قیمت کتب اور خرچ محصولڈاک پیشگی وصول ہوگا۔

تمام امتحان میں شریک ہونے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس کی اس لطیف تصنیف کی ایک ایک جلد کے حصول کا انتظام فرمائیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"الفضل" کا "خاتم النبیین نمبر" فوراً منگالیں

"الفضل" کا "خاتم النبیین نمبر" تیار ہے۔ اس میں مقررہ عنوانات پر قیمتی اور مفید مضامین درج ہیں جو احباب سیرۃ النبی کے جلسوں کے موقعہ پر غیر مسلم دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے پرچے منگانا چاہیں وہ ڈیڑھ آنہ فی پرچہ کے حساب سے فوراً رقم ارسال کرکے پرچے منگالیں۔ اس وقت بہت تھوڑی تعداد میں پرچہ موجود ہے۔ اس لئے جو احباب بہت جلد توجہ فرمائیں گے۔ وہی پرچہ حاصل کر سکیں گے۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

48

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء

کے

ناحق پر ہونے کے متعلق آسمانی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کی روشنی میں جو گزشتہ مضمون میں درج کئے گئے ہیں۔ ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں ہی ایک انتظامی انجمن مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ۲۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو قیام ہوگیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر نگرانی کام کرتی رہی ہے اس کے پریذیڈنٹ حضرت مولوی نور الدین صاحب مقرر ہوئے۔ اور سکرٹری محمد علی صاحب چنانچہ ان کے اجلاس کی پہلی روئداد بدستخط پریذیڈنٹ وسکرٹری وحضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع ہوئی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد تمام جماعت نے بموجب حکم الوصیت حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کی جگہ خلیفۃ المسیح تسلیم کیا۔ اور اسی نظام کو حضرت مسیح موعود کا قائم مقام نظام سمجھا۔ ملاحظہ ہو رپورٹ جلسہ ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء مرتبہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۲" لہٰذا حضرت مسیح موعود نے جب اس (صدر انجمن احمدیہ) کی بنیاد رکھی۔ تو ساتھ ہی اس سلسلہ کے کاروبار کے نظم ونسق کے لئے ایک مجلس بھی مقرر فرمائی جس کا نام مجلس معتمدین رکھا۔ اس مجلس کے چودہ ممبر ہیں۔ جن کو حضرت صاحب نے خود مقرر فرمایا۔ اور ان کے امیر یعنی میر مجلس اپنی پاک فراست سے اس عظیم الشان انسان کو قرار دیا۔ جو علم الٰہی میں آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہونے والا تھا۔ اور جو اس وقت ہم سب کا امیر اور مقتدا ہے اس مجلس کے سپرد حضرت اقدس نے اس سلسلہ کے کل انتظامی کاروبار کو کیا" حضرت مولوی صاحب کی زیر نگرانی یہ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ چھ سال تک بدستور کام کرتی رہی۔ اور کسی کو اختلاف پیدا نہ ہوا۔ جس کے ممبر خود مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء بھی تھے۔

اس مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور سکرٹری مولوی محمد علی صاحب تھے۔ اور ہمیشہ اس کا مرکز بھی بموجب ارشاد حضرت مسیح موعودؑ قادیان ہی رہا۔ مگر ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب مسند خلافت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ملی۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے چھ ممبروں نے اس کی بغاوت کی۔ جن کی جگہ پر نئے ممبر منتخب کر کے خداوند تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعودؑ کے کام کو بدستور جاری رکھا۔ اور آیت ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کا نظارہ قادیان عرصہ ۲۶ سال سے دیکھ رہا ہے۔ لیکن ان چھ ممبروں نے جن کے امیر مولوی محمد علی صاحب منتخب ہوئے اس مرکزی انجمن (مقرر کردہ حضرت مسیح موعودؑ) کے خلاف لاہور میں ایک انجمن قائم کرلی جو حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ مرکزی انجمن (قادیان) کے مقابل پر تھی۔ اور ان کی علیحدگی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قاعدہ ۱۰ کے مطابق مرکزی انجمن نے کہ "انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارساطبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارساطبع نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے۔ اور دُنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کردے۔ اور اس کی جگہ اور مقرر کرے") نئے ممبروں کو منتخب کر کے اپنا کورم پورا کر لیا۔ اور ان چھ ممبروں کو انجمن سے خارج کر دیا گیا۔

مرکز قادیان والی انجمن جو ۱۹۱۴ء میں قائم ہوئی۔ اس کی صداقت کے لئے حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا عبارت میں ایک اور دلیل بھی ہے جس پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جماعت قادیان ہی حق پر ہے۔ اور وہ روشن اور قطعی دلیل یہ ہے۔ کہ اس وصیت کی پابندی سے حضرت مسیح موعود کا وجود مبارک۔ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ۔ اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مستثنےٰ ہیں۔ ؎

مری اولاد سب تیری عطا ہے۔
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے۔
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یعنی دوسرے معنوں میں یہ سب بہشتی ہیں۔ کیونکہ حضرت صاحب کا فرمان ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوں گے۔ تو اس صریح استثنےٰ سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ان سب کے لئے وہ مقام مقدر ہے جو قرآن شریف میں یوں مذکور ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ غرض یہ مقام ان پنجتن کو حاصل ہے۔ کیونکہ اصل غرض انسانی زندگی کی خدا کا عبد بننا ہی ہے جیسا کہ فرمایا۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ تو اس میں حقیقی عبد کا مقام جنت فرمایا ہے۔ تو جو کارکن ان حقیقی عباد کے ساتھ منسلک ہونگے۔ وُہی صحیح مسلک پر قائم ہیں کیونکہ خداوند تعالےٰ نے یہ دُعا سکھلائی ہے کہ

اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الیک۔ ترجمہ۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں۔ تجھ سے تیری محبت اور محبت اسکی جس کو تو پسند کرتا ہے۔ اور اس عمل کی محبت جو تجھ سے قریب کرے۔ یعنی اس دُعا میں خدا کی محبت کے ساتھ محبوب خدا کی محبت کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اور یہ امر بشارات الٰہی اور واضح دلائل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد ہدایت یافتہ اور خدا کی محبوب ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(پس پاک وُہ (رب) ہے جس نے رسوا کیا میرے دُشمنوں کو) تو معلوم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے دشمن بھی رسوا ہونے جائیں گے۔ کیونکہ مطابق دُعا حضرت مسیح موعود حضرت صاحب کے دُشمن خدا کے اور آپ کی اولاد کے بھی دُشمن ہیں۔ رب فاسمع دعائی ومزق اعدائی واعدائک وکسر الصلیب تکسیرا"۔ اے میرے رب میری دُعا کو سن اور ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ میرے دُشمنوں کو اور اپنے دُشمنوں کو اور ٹکڑے ٹکڑے کردے صلیب کو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کرکے منسوخ کرنے کو ضعف ایمان یا سلسلہ سے روگردانی کا موجب قرار دیا ہے۔ غیر مبایعین کے اکابر نے اپنی وصایا منسوخ کرکے اس امر پر بھی مہر لگادی۔ کہ وُہ موصیوں کے مقابلہ پر ضعیف الایمان ہیں۔ اور یہ بھی غیر مبایعین کے ناحق پر ہونے کی ایک واضح دلیل ہے۔ کیونکہ شروع میں (حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد تک) مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
خواجہ کمال الدین صاحب۔
اور مولوی محمد علی صاحب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سب نے اپنی وصیتیں تحریر کر کے دیں جن کی منظوری کے بعد ان کو سرٹیفکیٹ بھی مل گئے

نمبر شمار	نام	وصیت نمبر	مکتوبہ	حصہ وصیت	سرٹیفکیٹ جاری شدہ پریذیڈنٹ	سیکرٹری	تاریخ اجرائے سرٹیفکیٹ
۱	مرزا یعقوب بیگ صاحب	۱۳۵	۲ ۱۰/۱۹	۱/۱۰	مولوی نوردین صاحب	محمد علی صاحب	
۲	شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۰۷	۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء	۱/۳	مولوی نوردین صاحب	خلیفہ رشید الدین صاحب	۲۴ جون ۱۹۰۸ء
۳	خواجہ کمال الدین صاحب	۳۷۳	۲۴ ۲/۱۰	۱/۵	مرزا محمود احمد صاحب	محمد علی صاحب	۱۸ جون ۱۹۱۱ء
۴	ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	۱۸۹	۲۴ ۲/۱۰	۱/۵	مولوی نوردین صاحب	محمد علی صاحب	۲۰ اگست ۱۹۱۰ء

ان ہر چہار اصحاب کی وصیتوں میں ایک خاص بات بھی مذکور ہے۔ (کہ اگر میں قادیان سے باہر مر جاؤں۔ تو ممبران صدر انجمن جو اس وقت موجود ہوں۔ میری نعش قادیان میں لے جا کر جہاں تک ممکن ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں مجھے دفن کریں۔ یہ وصیت میری حضرات مختارین علیہم السلام کو ہے۔") اس تحریر سے بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ اس وقت یہ اصحاب بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کو اسی رنگ میں تسلیم کرتے تھے۔ جس رنگ میں اب تک جماعت مبایعین تسلیم کر رہی ہے۔ لیکن بالآخر یہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان مندرجہ (۱۲) "اگر کوئی شخص وصیت کرے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے") کے مصداق ہو گئے۔ جس کی وجہ سے ان کی یہ خواہش کہ ان کی قبریں بہشتی مقبرہ میں ہوں۔ افسوس ہے کہ پوری نہ ہو سکی۔

اب مولوی محمد علی صاحب کی وصیت کو لیتے ہیں۔ جو ابھی تک زندہ ہیں۔ ان کی وصیت نمبر ۱۰۶ محررہ ۵/۹ ۰۶ ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد اول کے چھ ماہ بعد کی ہے۔ اور منظوری کا سرٹیفکیٹ بدستخط مولوی نوردین صاحب و سیکرٹری (ڈاکٹر) خلیفہ رشید الدین صاحبؓ میر مجلس کارپرداز ۲۴ جون ۱۹۰۸ء کو ملا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنی وصیت پر ۶ جون ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء تک قائم رہے۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے (جون ۱۹۰۴ء) مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں دیکھا "آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۹۰۴ء) کہ پہلے آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ اس کے مصداق بنے رہے۔ مگر بعد میں اپنی وصیت سے منکر ہو کر اپنے ضعف ایمان کا ۲۶ سال سے ثبوت دے رہے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب! جہاں آپ نے حضرت صاحب کی رویا کے دونوں حصوں پر عمل کر کے رویا کی صداقت کا ثبوت دے دیا ہے۔ وہاں آپ تیسرے حصہ کا بھی جلد ثبوت دیں۔ کیونکہ حضور کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جیسے آپ نیک ارادے والے تھے۔ اور صالح تھے۔ اب دوبارہ حضور کے ساتھ آ کر بیٹھ جائیں۔ یعنی حضور کے ارشاد مندرجہ بالا کے مطابق آپ اپنی قائم کردہ انجمن لاہور کی امارت چھوڑ کر حضور کی قائم کردہ انجمن میں شامل ہو جائیں۔ جس کا مرکز اب بھی قادیان ہے۔ اور جس کے آپ پرانے مخلص کارکن رہ چکے ہیں۔ اور جیسا کہ اسی اصول پر آپ نے ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء کو اپنی زوجہ مرحومہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہؓ کو مقبرہ بہشتی میں دفن فرما کر عملی ثبوت دیا تھا۔ جس کی آپ کوئی تاویل پیش نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اپنی وصیت کو از سر نو جاری کرا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ بنا لیں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مل بیٹھیں۔ فاعتبروا یاولی الابصار۔ اس کے ساتھ ہی میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو بھی متوجہ کرتا ہوں۔ کہ گو وہ ممبر صدر انجمن تو نہ تھے۔ مگر اس وقت انہوں نے بھی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور اب اس کے منکر ہو کر خلیفہ وقت کی مخالفت میں عجیب و غریب مضمون لکھتے رہتے ہیں۔ اور بموجب ارشاد حضرت مسیح موعودؑ منکر وصیت ہو کر اپنے ضعف ایمان کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے کہ اپنے امیر صاحب کو ساتھ لیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ قادیان میں منسلک ہو کر ایمانی جرأت کا ثبوت دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خداوند تعالے کی خوشنودی حاصل کرنے کا موجب بنیں۔ چنانچہ میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی وصیت کے الفاظ کا ایک حصہ پھر یہاں دوبارہ ان کو یاد کرواتا ہوں۔ ممکن ہے کہ ان کی اپنی پرانی تحریر ان کی اصلاح کا موجب ہو سکے۔ فرماتے ہیں۔

"(۱) یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے . . . . اور میری نعش مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جائے (۲) نیز میں اللہ تعالے سے توفیق مانگتا ہوں۔ کہ تا عین حیات اپنی آمدنی کا ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بغرض اشاعت اسلام و دیگر اغراض سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دیتا رہوں گا۔ (۳) نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری اولاد ذکور و اناث نابالغ رہ جائیں۔ تو ان کی تعلیم و تربیت و ترویج کا انتظام بطور گارڈین کے خلیفۂ وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر سرپرستی میں کیا جائے۔ ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء"

ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جس خلیفۂ وقت کو اس وقت تسلیم کرتے تھے۔ اور جس خلیفۂ وقت کے سپرد آپ نے اپنی اولاد کو بصورت اپنی عدم موجودگی پیش کیا تھا۔ وہ خلیفۂ وقت اب بھی موجود ہے۔ اور آپ کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اس نعمت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور یہ وہی خلیفہ ہے۔ جس کی خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب الوصیت میں نہایت واضح طور پر سب دنیا کو بطور پیشگوئی توجہ دلائی ہے۔ امید ہے کہ اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ایکزری

تحریک جدید کے متعلق ایک دوست کے

مخلصانہ جذبات

تحریک جدید سال ششم کا چندہ ادا کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے ایک دوست جنہوں نے سال اول میں ۲۸۵ روپے کی رقم اس خیال اور نیت سے ادا کی۔ کہ یہ تین سال کا چندہ ہے۔ اور خدا کی قدرت دوسرے سال وہ تقریباً اڑھائی ہزار کے مقروض ہو گئے۔ اور دوسرے سال کی تحریک کے وقت ان کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خواب میں ملے۔ اور ۱۷۵ روپے ایک کاغذ پر سرخ رنگ کی موٹی پنسل سے لکھے ہوئے دکھائے گئے۔ انہوں نے یہ رقم خواب کو پورا کرنے کے لئے ادا کر دی۔ اور وہ بفضل خدا ہر سال حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی نسبت حضور نے یہ رقم فرمایا تھا۔ کہ "آپ کا کیس سابقون والا ہی ہے۔ اور مجھے خوب واقعات یاد ہیں۔" وہ اپنے جذبات کا یوں اظہار کرتے ہیں۔ میں نے نہایت مشکل سے ایک سو بیس روپے سال ششم کا چندہ اس غرض سے جمع کیا تھا۔ کہ ۱۵ اگست سے پہلے ادا کر دوں۔ تا میری شمولیت بھی اس دعا والی فہرست میں ہو جائے۔ مگر اچانک اور فوری میری تبدیلی کا حکم ایسی جگہ کا آ گیا۔ جو بے موقعہ اور بے محل اور غیر آباد ہے۔ جہاں نہ ٹرک نہ موٹر بلکہ دو منزلہ سفر خچروں اور اونٹوں پر پہاڑی علاقہ میں طے کرنا پڑتا ہے۔ پس با دل ناخواستہ وہ روپیہ میں نے اس سفر پر خرچ کر دیا۔ آج مجھے تنخواہ ملی ہے۔ سالم تنخواہ معہ کچھ اور رقم کے میں تحریک جدید کے لئے بذریعہ منی آرڈر بھیج رہا ہوں۔

وہ دوست جن پر پرانے نام قرض ہو یا وہ جنہوں نے سال کے آخر میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اب تحریک جدید سال ششم کے چندہ کے متعلق توجہ کریں۔ کیونکہ سال کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ تعداد ازواج اور خواجہ حسن نظامی صاحب

چند دن ہوئے اخبار "منادی" میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے لکھا تھا۔ کہ مسئلہ تعدد ازدواج دراصل قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق نہیں۔ بلکہ یہ مولوی صاحبان کی امراء وسلاطین کے لئے ایجاد ہے۔ اسی ضمن میں خاکسار نے قرآن مجید۔ اسوۂ نبوی۔ احادیث اور تاریخ اسلام سے ثابت کیا تھا کہ خواجہ صاحب کا یہ خیال درست نہیں میرے مضمون کو من وعن شائع کر کے خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مبارک احمد خاں صاحب نے بھی قرآن مجید کی آیات پر غور نہیں کیا۔ شروع کی آیات اور شان نزول کو پڑھئے۔ ابو داؤد کی حدیث تو میری تائید کرتی ہے۔ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ کی برابری نہیں کر سکتے۔"

خواجہ صاحب نے مجھے شان نزول اور سباق آیات پر غور کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ شان نزول کے متعلق اجمالاً یہ عرض ہے۔ کہ قرآن شریف کے تمام احکام ہر شخص کے لئے واجب التعمیل ہیں۔ اور ہر تلاوت کرنے والا اس کا مخاطب ہے۔ ورنہ اگر آیات کو صرف "شان نزول" کے ساتھ محدود کر دیا جائے۔ تو پھر کئی آیات کو صرف انہی معدودے چند نفوس کے لئے ہدایت نامہ ماننا ہوگا۔ جن کا کسی آیت کے شان نزول سے تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید سارے کا سارا ہر مومن کے لئے ہدایت نامہ ہے سورہ نساء کی اگلی پچھلی آیات کا ترجمہ اور شان نزول جو خواجہ صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ "صرف ایک ہی بیوی کرنے کا حکم" ہرگز نہیں دیا گیا۔ بلکہ بتایا گیا ہے۔ کہ شادی کرتے وقت اگر تم سمجھو کہ یتیموں سے بالمعروف پیش نہ آسکو گے تو دوسری عورتوں میں سے ما طاب لکم حسب پسند دو تین۔ چار سے نکاح کر لو۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ برابر کا سلوک نہ کر سکو گے اور اللہ تعالیٰ کی قائم فرمودہ حدود عدل کے پابند نہیں رہ سکو گے تو ایک ہی سہی۔ گویا ایک بیوی کرنے کا ارشاد استثنائیہ ہے ارشاد مانعہ نہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ کو چار تک بیویاں کرنے کی ممانعت کرنی مقصود ہوتی۔ تو وہ صاف فرما سکتا تھا۔ کہ تم چار میں انصاف نہیں کر سکو گے۔ اس لئے ایک ہی بیوی کرو لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ایک مناسب ہدایت دے دی۔ کہ اگر عدل یعنی سب میں یکساں سلوک کرنے کی استطاعت نہ پاؤ تو ایک ہی پر اکتفا کر لو۔

خواجہ صاحب نے قرآن مجید کی طرف منسوب کر کے دوبارہ "طبعی میلان" پر زور دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ "ایک ہی بیوی کرنے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ طبعاً انسان ایک ہی طرف جھک جاتا ہے۔" حالانکہ طبعی جھکاؤ کا قرآن شریف میں اشارہ تو درکنار کنایہ بعیدہ تک بھی نہیں۔ صرف عدل کا ذکر ہے۔ اور یہ امر علیم وخبیر اور حکیم خدا کی حکمت کاملہ کے بالکل خلاف ہے کہ وہ خود ہی ایک شرط پیدا کر کے کسی امر کی اجازت دے۔ اور پھر آپ ہی اس شرط کو ناممکن الحصول بنا دے۔

ابو داؤد باب القسم بین الزوجات کی اس حدیث کے متعلق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "الٰہی جو امر میرے امکان میں ہے۔ یعنی سب بیویوں میں یکساں برابر کا سلوک کرنا اس میں میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اور جو امر میرے امکان سے باہر ہے۔ یعنی عائشہؓ کی قدر ومحبت اسے معاف کرنا"

خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ ابو داؤد کی حدیث تو میری تائید کرتی ہے نہ معلوم یہ ارشاد نبوی کس لحاظ سے خواجہ صاحب کے اس نظریہ کا مؤید ہے۔ کہ قرآن شریف نے دراصل ایک ہی بیوی کرنے کا حکم دیا ہے۔ چار تک کی تعداد امراء وسلاطین کے لئے مولوی صاحبان کی ایجاد ہے۔ اور یہ کہ چونکہ طبعی جھکاؤ انسان کے لئے ایک مافوق الاختیار امر ہے۔ اس لئے سورہ نساء کی عدل والی شرط لگا کر چار تک بیویاں کرنے کی اجازت کی بجائے دراصل اللہ تعالیٰ کو اس ضمن میں کلیۃً ممانعت کا اظہار مقصود تھا۔ حالانکہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ طبعی جھکاؤ کو اللہ تعالیٰ معاف کرے گا۔ اور ایک سے زیادہ ازواج میں عدل وانصاف کا قیام ایک ممکن الحصول امر ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری ازواج مطہرات کے مقابلہ میں حضرت عائشہؓ کی جانب قلبی میلان اور دلی جھکاؤ کے باوجود سب بیویوں میں یکساں عدل وانصاف اور مساوی سلوک کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق صحابہ کرامؓ اور امت مسلمہ کے ہزاروں لاکھوں نیک بندوں نے ایک سے زیادہ بیویوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے عدل اور یکساں سلوک کر کے دکھایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے جسے دنیا کے ہر ملک کے لاکھوں کروڑوں نیک مسلمانوں نے ہر زمانہ میں عملی رنگ میں کر دکھایا۔ اسے ناممکن الحصول اور محال قرار دینے میں نہ معلوم خواجہ صاحب کے نزدیک کونسی مصلحت وحکمت پنہاں ہے۔

خواجہ صاحب کا ارشاد کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ہم لوگ برابری نہیں کر سکتے۔" تعجب انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بطور ایک قابل تقلید اسوہ کے ہیں۔ اور بیشمار بندگان خدا نے اس نیک نمونہ پر چل کر فلاح دارین حاصل کی۔ لیکن خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ اسوۂ نبوی جس پر لاکھوں مومنوں نے چل کر دکھا دیا۔ کہ وہ ایک ممکن العمل اسوہ ہے۔ اس پر قدم مارنے کی ہمارے اندر سکت نہیں۔ اگر مسئلہ تعدد ازدواج پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور امت محمدیہ کے بیشمار بزرگوں نے عمل کر کے نہ دکھایا ہوتا۔ تو بقول خواجہ صاحب کہا جا سکتا تھا کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت مولوی صاحبان کی امیروں اور بادشاہوں کیلئے ایجاد ہے۔ لیکن جبکہ امت محمدیہ کے بزرگوں نے ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادیاں کی ہیں۔ تو خواجہ صاحب کا یہ کہنا کسطرح درست ہو سکتا ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا خلاف شریعت ہے۔ امید ہے

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

پیغام صلح مجریہ ۹/۱۲ یا اس کے قریب کے کسی پرچہ میں مولوی عبدالواحد خاں صاحب کا ایک مضمون بہ عنوان "الفضل کا مکروہ پراپیگنڈا" شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے تحریر کیا کہ:-

"ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ ہم احمدیت کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ اور احمدیت سے علیحدہ ہونا ہمارے نزدیک اسلام سے علیحدہ ہونے کے مترادف ہے۔"

احمدیت تو عین اسلام ہے ہی یہ تو ہمارا بھی عقیدہ ہے۔ لیکن ان کے نزدیک احمدیت سے علیحدہ ہونا اسلام سے علیحدہ ہونے کے کیوں مترادف ہے۔ جبکہ کلمہ طیبہ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا وہ اقراری ہوگا۔ آخر وہ کونسا رخنہ ہے جو احمدیت سے انکار پر باوجود کلمہ طیبہ کا اقراری ہونے کے انہیں اسلام سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ ممکن ہے جناب مولوی صاحب مضمون نگار سے اتفاق نہ رکھتے ہوں۔ اس صورت میں محض اختلاف رائے کا اظہار ہی کافی ہوگا۔

خاکسار:۔ عبدالکریم خاں یوسف زئی پونچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائی مبلغین سے دلچسپ گفتگو

سری نگر میں ۲۵ اگست تک کے لئے بہائی دفتر کھولا گیا تھا۔ جس میں ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک ایک گھنٹہ سوالات اور تحقیقات کے لئے رکھا گیا تھا۔ میں نے حتی المقدور کوشش کی کہ اس وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے تا سامعین پر بہائی مذہب کی حقیقت منکشف ہو جائے۔ حاضرین کی اوسط تعداد سات آٹھ ہوتی تھی۔ پہلے ایک دو روز کے بعد بہائیوں نے ہر طرح کوشش کی کہ اول تو مجھے وقت نہ دیں اور اگر تھوڑا سا وقت دیں تو اپنے جواب کو بلاوجہ اتنا لمبا کریں کہ اسی میں چند منٹ پورے ہو جائیں۔ بعض اوقات علمی صاحب اور صمدانی صاحب نے "آپ خاک سمجھتے ہیں" "آپ کو شرم کرنی چاہیئے" ایسے غیر مہذب الفاظ استعمال کر کے بھی اس سلسلہ سوالات کو بند کرنا چاہا۔ مگر ہمارے اسلامی اخلاق کے ماتحت ان کی یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی۔ احمدی احباب نے ایسے موقعہ پر خاص طور پر اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا۔ میں نے ان سوالات اور جوابات کے مختصر نوٹ لے لئے تھے۔ چونکہ یہ گفتگو بہت دلچسپ تھی۔ اس لئے اس کا خلاصہ چند اقساط میں درج اخبار ہوگا انشاء اللہ

اہل بہاء کی تازہ تحریف کے چند نمونے

بہائی لوگ جس طرح اپنی بنیادی کتابوں کو مخفی رکھتے ہیں وہ تو ایک ناقابل فہم معمہ ہے۔ لیکن جن کتابوں کو یہ لوگ شائع بھی کرتے ہیں ان میں بھی حسب منشاء تحریف کر دیتے ہیں۔ بسا اوقات تاریخ طباعت۔ مصنف کا نام بلکہ کتاب کا نام تک ظاہر نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا مقصد کیا ہے؟ اس پہلو سے بہائی لٹریچر نہایت ناقابل اعتبار ہے۔ ابھی تک بہاء اللہ کی الواح غیر مطبوعہ کی تعداد کوئی ایک ہزار بتاتا ہے کوئی دو ہزار۔ تا حسب موقعہ اس میں اضافہ ہو سکے۔ اور مناسب الواح ایجاد کی جا سکیں۔ میں نے ایام گفتگو میں ایک دن بہائیوں کی مشہور کتاب "بہاء اللہ و عصر جدید" کے اردو ایڈیشن اور اصل انگریزی و عربی ترجمہ میں مقابلہ کر کے بتایا تھا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں اس کتاب کا جو اردو ترجمہ دیا جاتا ہے اس میں کس طرح تغیر کیا گیا ہے چند نمونے درج ذیل ہیں:۔

باب کی البیان بہاء اللہ نے وحی کی تھی

بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ سید علی محمد صاحب نے جو کتاب البیان تصنیف کی تھی وہ دراصل بہاء اللہ نے ان کو وحی کی تھی خود بہاء اللہ مجموعہ اقدس میں اپنے آپ کو "منزل البیان" قرار دیا ہے۔ اسی بناء پر جے۔ ای۔ اسلمنٹ مصنف رسالہ "بہاء اللہ و عصر جدید" نے لکھا ہے:۔

The Bab as we have seem, declared that his revelation the Bayan, was inspired by and Emanated from him whom Good shall make manifest ص ۶۰

اس عبارت کا عربی کتاب میں یوں ترجمہ کیا ہے۔

وقد قرر الباب کما ذکرنا ان البیان قد اوحی الیہ ممن یظہرہ اللہ ص ۵۳

یعنی باب نے اعلان کیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کتاب البیان اس پر "من یظہرہ اللہ" کی طرف سے وحی کی گئی ہے۔ بہائیوں کے ہاں من یظہرہ اللہ بہاء اللہ کو کہتے ہیں۔

مقام حیرت ہے۔ کہ اس کتاب کے اصل انگریزی نسخہ اور عربی ترجمہ میں تو مذکورہ بالا بیان موجود ہے۔ مگر اس کے اردو ترجمہ میں سے جو مولوی محفوظ الحق صاحب علمی کے اہتمام سے شائع ہوا ہے یہ عبارت بالکل محذوف ہے۔ اردو ترجمہ کے ص ۵۶ پر یہ فقرات ہونے چاہئیں تھے مگر اس کے آگے پیچھے کے فقرے موجود ہیں۔ یہ عبارت مفقود ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ تازہ بہائیوں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر ہندوستان میں اردو میں یہ لکھ دیا گیا۔ کہ البیان بہاء اللہ نے باب پر وحی کی تھی تو بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت چھپایا نہ جا سکے گا۔ اس لئے انہوں نے اس کو حذف کر دیا۔

بہائی بننے کے لئے بہاء اللہ کا نام تک سننا ضروری نہیں

بہاء اللہ کے پہلے جانشین عبد البہاء نے مغربی ممالک میں بہائیت کو جس رنگ میں پیش کیا۔ وہ اس سے بہت مختلف ہے جو خود بہاء اللہ نے بیان کی ہے۔ عبد البہاء کا ایک بیان انگریزی نسخہ عصر جدید میں یوں درج ہوا ہے

In one of his London talks He said that a man may be a Bahia even if he has never heard the name of Bahaullah, ص ۹۱

عربی نسخہ میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

وفی احدی محادثاتہ فی لندن قال یصح ان یکون الانسان بہائیاً ولو لم یسمع باسم بہاء اللہ" ص ۷۰

یعنی عبد البہاء نے لنڈن میں ایک گفتگو میں کہا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ ایک انسان بہائی ہو۔ اگرچہ اس نے کبھی بہاء اللہ کا نام بھی سنا نہ ہو۔

اردو ترجمہ میں یہ عبارت ص ۹۲ پر ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن ماقبل و مابعد کے فقرات موجود ہیں۔ اور یہ عبارت غائب ہے۔ یہ تحریف کی کھلی مثال ہے۔ معلوم ہوتا ہے اسی قسم کے فرضی بہائیوں کو مد نظر رکھ کر بہائی اپنی تعداد میں بے حد مبالغہ کیا کرتے ہیں

حیفا میں بہائی بہت تھوڑے ہیں

انگریزی عصر جدید میں عبد البہاء کے متعلق لکھا ہے:۔

He was indeed a loving father not only to the little community at Haifa, but to the Bahai community throughout the world. ص ۸۲

اس عبارت کا عربی ترجمہ حسب ذیل کیا گیا ہے

وکان فی الحقیقۃ ابا شفوقاً لجمیع البہائیین فی العالم ولیس فقط لجماعۃ البہائیین القلیلۃ فی حیفا ص ۱

اردو ترجمہ میں لکھا ہے۔

آپ نہ صرف احباب حیفا کے لئے بلکہ کل دنیا کے اہل بہاء کے لئے ایک پر محبت باپ کی طرح تھے" ص ۷۲

اس جگہ قابل ملاحظہ یہ امر ہے۔ کہ اردو ترجمہ میں ایسی تبدیلی کی گئی ہے کہ اس سے یہ امر ظاہر نہ ہو سکے کہ حیفا جو بہائیوں کا مرکز کہلاتا ہے۔ وہاں ان کی تعداد نہایت تھوڑی ہے۔ انگریزی میں little community کا لفظ صاف ہے عربی میں "الجماعۃ القلیلۃ" موجود ہے۔ مگر اردو ترجمہ میں "احباب حیفا" لکھ کر قلت تعداد کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) عبد البہاء نے مسلمانوں کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھی

بہائی شریعت میں نماز با جماعت منسوخ ہے۔ بہائیوں کی نماز علیحدہ ہے۔ مگر عبد البہاء افندی کا طریق یہ تھا۔ کہ وہ عیسائیوں کے گرجا میں بھی نماز پڑھ لیتا تھا۔ اور مسلمانوں کی مسجدوں میں بھی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ تا اس طرح بہائیت کا اصل چہرہ مخفی رہے اور ہر فریق بہائیوں کو اپنے میں سے سمجھے۔ انگریزی عصر جدید میں ایک واقعہ یوں لکھا ہے۔

"On Friday, November 25, 1921 He attended the noonday prayer at the Mosque in Haifa ص۸۲

عربی ترجمہ میں لکھا ہے۔

"ففی یوم الجمعۃ ۲۵ نوفمبر سنۃ ۱۹۲۱ شہد صلاۃ الجمعۃ فی مسجد حیفا ص۷۱

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عبد البہاء نے ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ کی نماز حیفا کی مسجد میں پڑھی لیکن اردو ترجمہ میں نہایت ہوشیاری سے لکھا گیا کہ:۔

"۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو جمعہ کے دن دوپہر کو آپ مسجد حیفا کو گئے" ص۵۷

اس تحریف کا مقصد صرف یہ ہے کہ اردو پڑھنے والوں کو یہ شبہ نہ گزرے کہ عبد البہاء بہائی تعلیمات کے سراسر خلاف جمعہ کی نماز مسلمان امام کی اقتداء میں ادا کرتا رہا۔ اس امر سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یا تو عبد البہاء کو بہائیت کی صداقت پر ایمان نہ تھا۔ یا وہ تقیہ سے کام لیا کرتا تھا۔ اسی لئے علمی صاحب نے اردو ایڈیشن میں اس واقعہ کو غلط طور پر شائع کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ بہائیوں کے دل بھی اس روش سے شرمسار ہیں۔

ایلیا کا لفظ بڑھا دیا

انگریزی عصر جدید میں لکھا ہے۔

"Bahaullah explains that the coming again of Christ was fulfilled in the advent of the Bab and in his own coming" ص۲۴۳

عربی ترجمہ میں آتا ہے۔

"وقد بین بہاء اللہ بان رجعۃ المسیح تحققت بمجیٔ الباب وبظہور نفسہ" ص۲۳۰

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ بہاء اللہ نے مسیح کی آمد ثانی سے مراد باب کا آنا اور اپنا ظہور لیا ہے۔ گویا باب اور بہاء اللہ دونو کا آنا مسیح کا آنا ہے۔ لیکن اردو ترجمہ میں ایلیا کا لفظ بڑھا کر یوں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کہ

"حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ ایلیا اور مسیح کا دوبارہ آنا حضرت باب کے اور آپ کے آنے سے پورا ہو گیا"۔ ص۲۶۹

بہائیوں کا جواب

میں نے جب یہ مثالیں پیش کیں اور علمی صاحب سے پوچھا۔ کہ وہ ان کا جواب دیں۔ تو ان کی عجیب حالت تھی۔ پریشان ہو کر کہنے لگے۔ کہ یہ ترجمہ کی غلطی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ یہ عجیب غلطی ہے۔ کہ جہاں جہاں عین موقع تھا۔ وہاں پر ہی اس غلطی کا ظہور ہوا ہے۔ کہیں فقرے ہی غائب ہیں کہیں ترجمہ میں تبدیلی ہے۔ کہیں ازدیاد ہے۔ اور یہ ایک کتاب کے اردو ایڈیشن کا حال ہے۔ اس صورت میں بہائیوں کی کتابوں پر کیونکر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔؟ اس پر بہائی مبلغین خاموش ہو گئے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

بحیرہ روم میں برطانوی بیڑے کی تازہ کامیابی

بحیرہ روم میں برطانیہ کی بحری قوت کی تازہ کامیابی پر ترکی حلقوں میں اظہار مسرت، اور اسکندریہ میں مزید بحری کمک پہنچ جانے پر اظہار اطمینان کیا جاتا ہے۔ سنڈے ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ بحیرہ روم میں اطالویوں کی بحری شکست کی خبر سنکر ترکی افسروں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور کہا۔ "ہم" نے پھر ایک اور زبردست فتح حاصل کی ہے۔ ان ترکی افسروں نے لفظ "ہم" پر خاص زور دیا۔

ایک ترکی اخبار نے جو سرکاری پارٹی کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ برطانیہ کی بحری قوت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ترکی کے تحفظ اور دفاع کے لئے برطانیہ کا بحری بیڑہ ازبس ضروری ہے سنڈے ایکسپریس کا نامہ نگار مزید لکھتا ہے۔ کہ ایک مشہور ترکی سرکاری افسر نے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ ترکی کے حالات ایسے ہیں۔ کہ اگر اسے جنگ میں شریک ہونا پڑا تو یقیناً برطانیہ کا ساتھ دیگا۔ علاقہ شام پر قبضہ کرنے کے بارے میں جو افواہیں اطالوی اور جرمن مشہور کر رہے ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے اس ترکی افسر نے کہا ہم اتاترک کی پالیسی پر کاربند ہیں۔ ہم اپنی مملکت میں ایک انچ کا اضافہ بھی نہیں کرنا چاہتے مگر اپنی مملکت میں بھی کسی کی مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے اور نہ ترکی کے ارد گرد کے ممالک میں کوئی ایسی تبدیلی برداشت کریں گے جس سے ترکی کیلئے کوئی خطرہ پیدا ہو سکے۔ شام میں اطالویوں اور جرمنوں کی ریشہ دوانیوں کو ترک لیڈر دیکھ رہے ہیں۔ جرمن اور اطالوی اہل شام کو آزادی اور خود مختاری کے بھرے دے رہے ہیں۔ مگر اب تک ترکی میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل شام ان کی فریب کاریوں میں نہیں آئے اور نہ آئیں گے۔

ضروری اعلان

سیرت النبی کے جلسہ ہائے (۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء) میں تقریر کے لئے جو جماعتیں مرکز سے مقررین کو بلانا چاہیں۔ وہ فوراً مجھے اطلاع دیں۔ اور کرایہ معہ متفرق اخراجات بھجوا دیں تا وقت پر موزوں و مناسب تقرر کئے جا سکیں

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

دو کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کیلئے حسابات رکھنے کی قابلیت اور تجربہ رکھنے والے دو کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم انٹرنس تک ہو اور بک کیپنگ اور اکونٹس کے متعلق بھی امتحان پاس کیا ہو۔ اسی طرح کام کرنے کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ قابل اور تجربہ کار درخواست کنندہ کو معقول تنخواہ دی جائیگی۔ ناظر امور عامہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کیلئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت ۵۰ میل سے زیادہ ہو یا اکسوا ایکسا میل کا رعایتی کرایہ ادا کیا جائے

اول اور دوم درجہ ۱ ⅓ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ½ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

باعزت روزگار حاصل کرنے کیلئے بائیوکیمک و ہومیوپیتھک سندات بذریعہ خط و کتابت حاصل کریں نیز جنگ کے قبل کے نرخوں پر ادویات ۱/ ڈرام سلائم ہومیوپیتھک فارمیسی امرتسر سے خریدا کریں

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی دوست جو پچاس روپیہ ماہوار پر بطور ٹیچر ملازم ہیں۔ قوم راجپوت اور صاحب جائیداد ہیں۔ علاوہ ازیں قادیان دار الامان میں بارہ سو روپیہ کی زمین ریلوے روڈ پر خریدی ہوئی ہے۔ رشتہ کے خواہشمند ہیں۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ تعلیم یافتہ رشتہ زمیندار قوم (ایس۔ وی سی۔ اے۔ وی۔ منشی فاضل) کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلی حالات کے لئے خط و کتابت بنام ف۔ ا معرفت منیجر صاحب اخبار الفضل قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ ستمبر کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر پھر حملہ کیا اور شہر کے عین وسط میں کئی گولے اور آتشگیر بم برسائے جو ٹھیک اپنے نشانہ پر بیٹھے۔ ان حملوں کی وجہ سے برلن اور دوسرے صنعتی شہروں کے درمیان ریلوں کا آنا جانا بند ہو گیا ہے۔ کئی گوداموں میں بھی آگ بھڑک اٹھی جرمنی نے اس حملہ کے متعلق اتنا تسلیم کر لیا ہے کہ اس کو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے۔ کئی بازار کے بازار خالی کر لئے گئے ہیں۔ جرمنوں نے یہ بھی مان لیا ہے کہ انگریزی جہازوں نے شمالی فرانس اور بلجیم میں بھی کئی جگہ بم برسائے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ آج صبح گیارہ بجے سے کچھ پہلے لنڈن میں ہوائی خطرے کا الارم ہوا۔ کل رات کئی دفعہ جرمن جہازوں نے لنڈن پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اس نے اردگرد کی بستیوں پر اندھا دھند بم برسائے مگر لنڈن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں ان حملوں سے اتنا نقصان نہیں ہوا۔ جتنا پچھلے تین دنوں میں ہوا تھا آج انگریزی جہازوں نے دشمن کا ایک اور بمبار جہاز نیچے گرا لیا۔

واشنگٹن ۱۱ ستمبر۔ امریکن ریڈ کراس سوسائٹی نے برطانیہ کے ان لوگوں کے لئے جنہیں نازی حملوں سے نقصان پہنچا ہے۔ پانچ لاکھ کپڑوں کے جوڑے بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح دوائیاں اور مرہم پٹی کا سامان بھی بھیجا جائے گا جو دس ہزار لوگوں کے لئے کافی ہوگا۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ کل روم ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ اطالوی جہازوں نے یافا پر حملہ کرنا چاہا مگر غلطی سے طل عفیف کی یہودی بستی پر انہوں نے بم گرا دیئے ان بموں سے ۹۶ آدمی مارے گئے اور ۱۴۲ زخمی ہوئے۔ روم ریڈیو کے اس اعلان سے مسولینی کے اس ادعا کی قلعی کھل گئی ہے کہ وہ عربوں کا محافظ ہے۔

مدراس ۱۱ ستمبر گورنر مدراس کے لڑائی کے فنڈ میں کل تک ۳۱ لاکھ روپیہ اکٹھا ہو چکا ہے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ آج بمبئی میں ہندوستان سے باہر بھیجے جانے والے مال کی کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ بعض تجار نے درخواستوں کے ذریعہ اپنی بعض مشکلات پیش کی ہوئی تھیں اس کونسل نے ان پر بھی غور کیا

دہلی ۱۱ ستمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر نے صوبہ کی تمام ہندو مہاسبھاؤں کو لکھ بھیجا ہے کہ وائسرائے سے ان کی کیا گفتگو ہوئی مسٹر ساورکر نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنی اپنی تجویزیں پیش کریں تاکہ وائسرائے کے سامنے انہیں پیش کیا جا سکے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ ہوائی وزارت کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ کل دشمن نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ انگلستان پر بمباری کرنے کے علاوہ فرانس کے ساحل پر نصب کردہ دور تک مار کرنے والی توپوں کے ذریعہ بھی ڈوور پر گولہ باری کی جس کے نتیجہ کے طور پر چار آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے برطانوی توپوں نے فرانسیسی ساحل پر جوابی گولہ باری کی جس وقت گولہ باری ہو رہی تھی۔ دشمن کا ایک ہوائی جہاز ڈوور کے ساحل پر مصروف پرواز دیکھا گیا جو غالباً نشان دہی کا کام کر رہا تھا

لنڈن ۱۱ ستمبر گذشتہ رات کا حملہ موجودہ جنگ کا طویل ترین ہوائی معرکہ تھا۔ دشمن کے جہاز لگاتار ۹ گھنٹے تک لنڈن پر بمباری کرتے رہے اور لوگوں کو رات کے آٹھ بجے سے لے کر صبح پانچ بجے تک پناہگاہوں میں رہنا پڑا۔ کل کی لڑائی میں دشمن کے ۵۲ اور برطانیہ کے ۱۳ جہاز تباہ ہوئے۔ آتشزدگی کی متعدد وارداتوں کے علاوہ بہت سے مکان بھی تباہ ہو گئے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ اگرچہ آج کی ہوائی لڑائی میں لنڈن کے ہلاک ہونے والے شہریوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۸۶ آدمی ہلاک اور ۱۴۰۰ زخمی ہوئے۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن جہاز جب بمباری کرتے ہیں تو ساتھ ہی مٹی کے تیل کے کنستر بھی پھینکتے جاتے ہیں تاکہ آتشزدگی کی واردات زیادہ تعداد میں ہوں۔ آج بمباری کے بعد مسٹر چرچل نے لنڈن کا دورہ کیا۔ اور شہر کے مختلف حصوں میں چکر لگا کر تباہ شدہ مکانات اور عمارتوں کا معائنہ کیا۔

پشاور ۱۱ ستمبر۔ فرنٹیئر گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ سرکاری آدمی آئندہ دو ہفتہ کے اندر پشاور کے ہر گھر میں جا کر تحقیقات کریں گے کہ اگر کسی وقت پشاور پر ہوائی حملہ کا خطرہ بڑھ جائے تو کون کون سے لوگ پنجاب جانا پسند کرینگے مقصد یہ ہے کہ ان کے لئے ٹرینوں کا ابھی سے انتظام کر لیا جائے تاکہ بوقت ضرورت دقت پیش نہ آئے۔

بخارسٹ ۱۱ ستمبر معلوم ہوتا ہے کہ رومانیہ کو تقسیم کرنے کی سکیم ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ کیونکہ اب ریناٹ کے متعلق تشویش پیدا ہو رہی ہے یہ علاقہ نہ صرف یورپ میں نہایت زرخیز اور زرعی ہے بلکہ صدیوں تک اسے بھاری قومی اہمیت حاصل رہی ہے اس رقبہ کی جرمن اقلیت کئی ماہ سے خودمختاری کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اور یہ سوال ویسی ہی شکل اختیار کر رہا ہے جیسی سوڈیٹن لینڈ نے اختیار کی تھی۔

برلن ۱۱ ستمبر بخارسٹ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سابق کنگ کیرول کو تمام اعزازات سے محروم کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر شنگھائی سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی ہند چینی کی حفاظت کے لئے چینی فوج کے بہت سے ڈویژن بھیج دیئے گئے ہیں۔

شملہ ۱۱ ستمبر آج شام کو لیڈی لنلتھگو نے شملہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں فوجی خدمات کے لئے عورتوں کی ایک والنٹیر کور بنائی جانے والی ہے کیونکہ بہت سی عورتوں کا خیال ہے کہ انہیں ایمپائر کے ساتھ وفاداری کے اظہار کا موقع نہیں دیا جاتا۔ ہرایکسی لینسی نے فرمایا کہ یہ عورتیں ہوائی حملوں سے لوگوں کو بچانے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے۔ کلرکوں کا کام کرنے گاڑیاں چلانے اور باورچی خانوں میں کام کرنے کے لئے مقرر کی جائیں گی۔ انہیں کوئی تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ بلکہ والنٹیروں کی طرح انہیں سب کام مفت کرنا ہوگا۔

لنڈن ۱۱ ستمبر انگریزی ہوائی جہاز دشمن پر کتنے زور کا حملہ کر رہے ہیں اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ میں انگریزی جہازوں نے اٹلی پر ۳۔ جرمن ریلوں پر ۲۳ آنے جانے کے راستوں پر ۳۱ نہروں اور دریاؤں کے پلوں پر ۵ جہازوں پر ۵ ہوائی جہازوں کے اڈوں پر ۴۴ نازی توپوں کے اڈوں پر ۵ جہاز بنانے والے کارخانوں پر ۶ تیل صاف کرنے والے کارخانوں پر ۱۵ اور گولہ بارود بنانے والے کارخانوں پر ۱۲ حملے کئے ہیں۔ ایک کارخانہ میں متواتر حملوں سے ۲۲ دفعہ آگ بھڑک اٹھی امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ ان حملوں کی وجہ سے ہٹلر نے برطانیہ پر چڑھائی کا خیال ترک کر دیا ہے۔

شملہ ۱۱ ستمبر وائسرائے ہند نے لارڈ میئر کے لڑائی کے فنڈ میں سے ۵ لاکھ روپے ارسال کئے ہیں۔ یہ روپیہ ان لوگوں پر خرچ کیا جائے گا۔ جنہیں جرمن حملوں سے نقصان پہنچا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah